احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 28 فروری 2002ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

جمعرات 28 فروری 2002ء 15 ذوالحج 1422 ہجری - 28 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 47

اللہ کی خاطر محبت کرنے والے

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے جلال کی بناء پر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور سے بنے ہوئے ایسے منبر ہیں جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب الحب فی اللہ حدیث نمبر 2312)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا - میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا - میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا - میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی - وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبرگیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا - پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا -- ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا - میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا - پیاسا تھا پانی نہ دیا' ننگا تھا کپڑا نہ دیا - میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی - تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے - تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا - اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا -

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے -

(ملفوظات جلد چہارم ص 438)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے -

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

عیدالاضحیہ کے موقع پر اہل ربوہ کے لئے وسیع دعوت طعام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برطانیہ ہجرت کو اٹھارہ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے - اس عرصہ میں جماعتی ترقیات کی رفتار ہزاروں گنا بڑھ چکی ہے - بہت سے ایسے سنگ ہائے میل طے کئے گئے ہیں جن کا اس سے پہلے تصور بھی مشکل تھا - لیکن اپنے پیاروں سے دوری خلیفۃ المسیح اور اہل ربوہ کے لئے کسی امتحان سے کم نہیں - اس لمبے عرصے کے دوران حضور انور نے اہل ربوہ کو ہر اہم اور خوشی کے موقع پر یاد رکھا - چنانچہ امسال بھی عیدالاضحیہ کے موقع پر مورخہ 25 فروری 2002ء بروز سوموار شام سات بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی خوشی اور دلداری کے لئے ایک وسیع ضیافت دی جس کا اہتمام دارالضیافت نے مردوں کے لئے احاطہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خواتین کے لئے احاطہ تحریک جدید میں کیا تھا -

گزرتے ہوئے موسم سرما کی اس شام میں ہلکی خنکی موجود تھی' اپنے آقا کی طرف سے بلاوا ملنے کے بعد اس کے غلام احاطہ لجنہ کی طرف قطاروں میں چلتے جا رہے تھے - یہ عجیب منظر تھا ایک لمبی قطار آہستہ آہستہ ضیافت میں شرکت کے لئے گیٹ سے داخل ہو رہی تھی - دارالضیافت کی طرف سے اس تقریب کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے' احاطہ لجنہ ٹیوبوں کی روشنی میں جگمگا رہا تھا - مدعوین مردوں کی تعداد 2100 اور خواتین کی تعداد 750 تھی - اس دعوت کے شرکاء میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے تمام کارکنان' ناظران' وکلاء' افسران صیغہ جات' ربوہ میں متعین مربیان' بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے مہمان' راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کے لواحقین' اسیران راہ مولا اور ان کے اہل خانہ' صدران محلہ' ہر محلہ سے احباب کی نمائندگی' ربوہ کی تمام بیوت الذکر کے خادم' چوکیداران' یتامیٰ اور ایسے غرباء جن کو عموماً ایسی ضیافتوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا - اسی طرح خواتین میں تمام جماعتی اداروں کی کارکنات' ناظران' وکلاء' افسران صیغہ جات اور بیرون ملک مقیم مربیان کی بیگمات' تمام محلہ جات سے نمائندہ خواتین بیوگان اور غریب خواتین شامل تھیں -

احاطہ لجنہ کی جنوبی طرف 35-40 کرسیاں اور میزیں سجا کر سٹیج بنایا گیا تھا - جس پر تمام شعبوں کی نمائندگی کرنے والے احباب تشریف فرما تھے -

اس سٹیج کے سامنے وسیع احاطہ میں ترتیب سے میزیں اور کھانے کے سٹینڈز سجائے گئے تھے - بہترین اور پرسکون ماحول میں خلیفۃ المسیح کی طرف سے دی گئی یہ دعوت جاری رہی -

تمام انتظامات محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے کئے - ان کے ساتھ انصار اور خدام میں سے ایک مستعد ٹیم نے خدمات سرانجام دیں - دعوت کے آخر پر سات بجکر 25 منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر مقامی نے دعا کرائی - جس کے بعد یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی - اس عشائیہ میں اپنے آقا کی طرف سے مہمان نوازی اور غلاموں کی محبت و عقیدت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی - روئے زمین پر اس جیسی بہت کم تقاریب ہوں گی کہ پیارا آقا اور اس تقریب کا میزبان ہزاروں میل دور بیٹھا ہے اور اس کے غلام یہاں ربوہ میں اس کی مہمان نوازی کا لطف اٹھا رہے ہیں - اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب یہ دوریاں مٹ جائیں اور دید کے ترسوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں آمین -

تقریب افتتاح

احمدیہ مشن ہاؤس و ہوسٹل جامعہ احمدیہ

نیروبی' کینیا (Kenya)

رپورٹ: محمد افضل ظفر - مربی کینیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کینیا میں جماعت احمدیہ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس روز افزوں ترقی کے پیش نظر تعلیمی اور تربیتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مربیان اور معلمین کی ایک فوج درکار ہے۔ الحمدللہ اس وقت کینیا میں دس مرکزی مربیان کے علاوہ ڈیڑھ صد کے قریب مقامی معلمین یہ ذمہ داریاں پوری تندہی سے ادا کر رہے ہیں۔ تاہم ایک بڑی افرادی قوت کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ مقامی معلمین تیار کرنے کے لئے کینیا میں دو طرح کوشش کی جاتی ہے۔

اول۔ ہر مرکزی مربی اور مقامی معلم اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو داعی الی اللہ یا طالب علم کے طور پر رکھ کر اسے ٹریننگ دیتا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد جب یہ داعیان الی اللہ اور طلباء میدان عمل میں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو انہیں بطور معلم میدان عمل میں بھجوا دیا جاتا ہے۔

دوئم۔ مختلف ریجنز سے منتخب طلباء کو ہیڈ کوارٹر نیروبی بھجوایا جاتا ہے۔ یہاں وہ مرکزی نظام کے تحت باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بعد از فراغت تعلیم انہیں بطور معلم جماعتوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ قبل ازیں ہیڈ کوارٹر نیروبی میں اس مقصد کے لئے کوئی مخصوص عمارت نہ تھی۔ طلباء عارضی بندوبست کے تحت رہ رہے تھے اس لئے محدود تعداد میں طلباء کو داخلہ دیا جاتا تھا۔ مگر اب بفضل خدا جماعت نیروبی نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی طلباء کے لئے ایک خوبصورت ہوسٹل تعمیر کر کے رہائش وغیرہ کی سہولتیں فراہم کر دی ہیں۔ چنانچہ اب باقاعدہ طور پر مشنری ٹریننگ سکول کا اجراء ہو چکا ہے جس میں فی الوقت 12 طلباء زیر تعلیم ہیں جن کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مرکزی مربی مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کے علاوہ ایک معلم عبدالحسن صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

اس نئے تعمیر شدہ بلاک میں گراؤنڈ فلور پر ایک خوبصورت کچن جس میں تمام سہولتیں حاصل ہیں کے علاوہ ایک ذیلی دفتر اور غسلخانوں وغیرہ کے دو بلاکس بنائے گئے ہیں۔ بالائی منزل پر طلباء کے ہوسٹل کے علاوہ معلم کا کمرہ' گیسٹ روم اور ایک سیٹ باتھ روم وغیرہ کا بنایا گیا ہے۔

اس بلاک کے سامنے امیر صاحب کا دفتر اور طلباء کے لئے سٹڈی روم بنایا گیا ہے۔ جس میں خوبصورت' آرام دہ فرنیچر اور دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس بلاک کی تعمیر کا تمام خرچ جماعت احمدیہ نیروبی نے ادا کیا ہے۔ قبل ازیں نیروبی جماعت نے ایک خوبصورت چار منزلہ مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق بھی پائی ہے جس میں گراؤنڈ فلور پر ایک خوبصورت اور وسیع و عریض ہال ہے جو "احمدیہ ہال" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں جماعتی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ دوسری منزل پر ایک وسیع ہال میں کمپیوٹر ٹریننگ سکول قائم ہے اور اس سے ملحق تین بیڈ رومز پر مشتمل خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ گیسٹ ہاؤس ہے۔ تیسری منزل پر لائبریری اور مکرم امیر صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ اس سے اوپر جماعتی تقریبات کے لئے ایک اور ہال ہے۔ الحمدللہ یہ دونوں عمارتیں بیت احمدیہ نیروبی کے پہلو میں شانہ بشانہ کھڑی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ نیروبی نے 5 نومبر کو ان دونوں عمارتوں کے افتتاح کی تقریب منعقد کی۔ سارا دن بارش کے باوجود دو صد کے قریب خواتین و حضرات تقریب میں شریک ہوئے جن میں احباب جماعت کے علاوہ تعمیراتی کمپنی کے عہدیداران اور رام گڑھیا سکھ گوردوارہ کے سات گیانی صاحبان اور دیگر معزز مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم احمد عبداللہ صاحب ایتھوپین طالب علم معلمین کلاس نے کی۔ ان کے بعد مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' پیش کیا۔ پھر مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر جماعت کینیا نے اردو اور سواحیلی زبان میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے دونوں عمارتوں کی تفصیلات بتائیں۔ نیز ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کار خیر میں حصہ لیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ بعد ازاں مہمانوں کو نو تعمیر شدہ عمارات دکھائی گئیں اور پھر مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ تقریباً ساڑھے تین بجے یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

(الفضل انٹرنیشنل 18۔ جنوری 2002ء)

ربوہ کے ہر گھرانے کو چاہئے کہ اپنے گھر میں کم از کم تین پھلدار پودے ضرور لگائے جن میں ایک کینو ایک امرود اور تیسرا پودا اپنی مرضی کا ہو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

حبل متین

ہست فرقاں آفتابِ علم و دیں
تا برندت از گماں سوئے یقیں
قرآن مجید علم اور دین کا سورج ہے۔ تا کہ تجھے شک سے یقین کی طرف لے جائے

ہست فرقاں از خدا حبل المتیں
تا کشندت سوئے ربّ العالمیں
قرآن خدا کی طرف سے ایک مضبوط رسی ہے تا کہ تجھے رب العالمین کی طرف کھینچ کر لے جائے

ہست فرقاں روزِ روشن از خدا
تا دہندت روشنیٔ دیدہ ہا
قرآن خدا کی طرف سے ایک روشن دن ہے تا کہ تجھے آنکھوں کی روشنی دے

حق فرستاد ایں کلام بے مثال
تا رسی در حضرت قدس و جلال
خدا نے اس بے نظیر کلام کو اس لئے بھیجا ہے تا کہ تو اس پاک اور ذوالجلال کی درگاہ میں پہنچ جائے

داروئے شک است الہامِ خدا
کاں نماید قدرتِ تامِ خدا
خدا تعالیٰ کا الہام شک کی دوا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتا ہے

ہر کہ روئے خود ز فرقاں در کشید
جانِ او روئے یقیں ہرگز ندید
جس نے قرآن سے روگردانی اختیار کی اس نے یقین کا منہ ہرگز نہیں دیکھا

وحیٔ فرقاں مُردگاں را جاں دہد
صد خبر از کوچۂ عرفاں دہد
قرآن کی وحی مردوں میں جان ڈالتی ہے اور معرفت کے کوچہ کی سینکڑوں باتیں بتاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 140)

کوئز پروگرام بر موقع یوم مصلح موعود

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 21 فروری 2002ء بروز جمعرات دفتر مقامی کی بالائی منزل میں حضرت مصلح موعود کی زندگی کے حالات پر مشتمل خدام کے مابین ایک کوئز پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ کمپیئرز کے فرائض محترم چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب اور محترم محمد محمود طاہر صاحب نے ادا کئے۔ ابتدائی مقابلے کے بعد کل گیارہ خدام اس کوئز کے لئے منتخب کئے گئے۔ دلچسپ مقابلے کے بعد مکرم ظہیر احمد بابر صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ نے یہ کوئز جیت لیا۔ محترم مہمان خصوصی نے پہلی چھ پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تقسیم بنگال کی منسوخی - ایک نشان

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا' اب ان کی دلجوئی ہو گی"

حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے پانچ سال بعد تقسیم بنگال کی منسوخی کا یہ الہام پورا ہو کر ایک نشان بن گیا

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط دوم آخر

پرشوکت الہام

اس پس منظر میں 11 فروری 1906ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

''پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا، اب ان کی دلجوئی ہو گی''۔

(تذکرہ صفحہ 596)

یہ الہام 16 فروری 1906ء کو البدر میں اور 17 فروری 1906ء کو الحکم میں شائع ہو کر پورے ہندوستان میں مشہور ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہ الہام ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو کر دنیا بھر میں مشتہر ہوا۔ اس الہام کو مشہور کرنے کا سبب کچھ مخالفین بھی بنے۔ حقیقت یہ تھی کہ اس وقت اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا کہ حکومت ان لوگوں کی دلجوئی کیلئے کوئی قدم اٹھائے گی۔ جن کے جذبات اس فیصلے سے مجروح ہوئے تھے۔ چنانچہ بعض مخالفین نے تو اس پیشگوئی پر ہنسی بھی اڑائی کہ دیکھو کیسی ناممکن بات کی پیشگوئی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''جب بنگالہ کی تقسیم ہوئی اور اس پر بڑا شور پڑا۔ میموریل بھیجے گئے، سٹرائکس ہوئیں، فساد ہوئے، مگر گورنمنٹ نے ایک نہ مانی اور صاف جواب دے دیا۔ کہ اس حکم کو نہیں بدلا جا سکتا۔ ایسے وقت میں جب کہ بنگالیوں کو یہ جواب مل چکا تھا۔ اور وہ مایوس ہو چکے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود نے اپنی یہ پیشگوئی شائع کی کہ'' پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہو گی'' (تذکرہ صفحہ 596) جب یہ پیشگوئی شائع ہوئی تو اور تو اور بنگالی اخباروں نے بھی اس پر ہنسی اڑائی اور لکھا کہ ہمیں تو صاف جواب مل گیا ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ دلجوئی ہو گی۔ اس کے علاوہ پنجاب کے اخباروں نے ہنسی اڑائی اور لکھا کہ مرزا صاحب پہلے تو صرف نبوت کا دعویٰ کرتے تھے اب سیاست دان بھی بننے لگے ہیں۔ مگر لوگوں کی یہ ہنسی اور مخالفت ثبوت تھا اس بات کا کہ کسی انسان کے وہم وقیاس میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ایسا ہو گا''۔

(زندہ مذہب۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 609)

تقسیم بنگال۔ ایک فیصلہ

ہندوستان سے رخصت ہونے کے بعد نئے وائسرائے منٹو (Minto) صاحب نے وزیر ہند مورلے (Morley) کو لکھا:۔

''یہاں سرکاری دفاتر میں متفقہ طور پر اس فیصلے کے حق میں رائے پائی جاتی ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس مشکل کا واحد حل یہی تھا''۔

(Indian Muslims by Shan Muhammad Vol 1 page 100)

باوجود اس کے کہ اب وائسرائے تبدیل ہو چکا تھا اور برطانیہ کی کابینہ تبدیل ہو چکی تھی لیکن پھر بھی تقسیم بنگال ایک فیصلہ شدہ بات سمجھی جا رہی تھی اور اس میں ردوبدل کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا۔

آسام کا نیا صوبہ

بہر حال سر فلر (Sir Fuller) نے مشرقی بنگال اور آسام کے نئے صوبے کے گورنر کا منصب سنبھال لیا۔ جب وہ ڈھاکہ میں داخل ہوئے تو مسلمانوں نے مبارک باد کے نعروں سے ان کا استقبال کیا جب کہ چند ہندو جو اس موقع پر موجود تھے یا خاموش کھڑے رہے یا ان میں سے کچھ 'بندے ماترم' گانے لگے۔

فلر نے سکول کے طلباء پر پابندی لگا دی کہ وہ احتجاج میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے تمام کمشنروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا جس میں لکھا کہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب نمائندگی نہیں مل رہی۔ باوجود اس کے کہ بہت سے اضلاع کی اکثریت مسلمانوں کی ہے سرکاری ملازمین زیادہ تر ہندو ہیں۔ اس سرکلر سے جہاں مسلمان خوش ہوئے وہاں ہندوؤں میں غصے کی آگ مزید بھڑک اٹھی۔ ابھی تک اہل بنگالہ کی اس دلجوئی کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے جس کی حضرت مسیح موعود کے الہام میں خبر دی گئی تھی۔ جن کے جذبات تقسیم بنگال سے مجروح ہوئے تھے ان میں حکومت کے خلاف طیش مزید بڑھ رہا تھا۔

ہندو مسلم کشیدگی میں اضافہ

اب پورے بنگال میں ہندو مسلم کشیدگی بہت بڑھ چکی تھی۔ کئی جگہوں پر ہندو مسلم فساد ہوئے۔ دونوں گروہ اپنے مفادات مختلف سمتوں میں دیکھ رہے تھے۔ ہندوؤں کی کوشش تھی کہ مسلمان حکومت کے خلاف تحریک میں ان کے ساتھ شریک ہوں جب کہ مسلمانوں کو شکوہ تھا کہ پہلے متحدہ صوبے میں ان کے حقوق پامال ہوتے رہے ہیں اب جب ان کو دوسری اقوام کے برابر آنے کا موقع ملا ہے تو وہ اس موقع کو کیوں ضائع کریں؟ تقسیم بنگال کے خلاف زیادہ تر تحریک کانگرس کے پلیٹ فارم پر چلائی جا رہی تھی۔ اور اس اختلاف سے قبل بھی کانگرس میں مسلمانوں کی شرکت بہت کم تھی۔ چنانچہ 1894ء میں کانگرس کے اجلاس میں ایک ہزار ایک سو اٹھارہ شرکاء موجود تھے جن میں سے صرف بیس مسلمان تھے۔

ہوتا یہ تھا کہ ہندو ہڑتال کی اپیل کرتے اور مسلمان اس میں شرکت سے انکار کر دیتے۔ فساد شروع ہوتا اور دونوں ایک دوسرے پر فساد شروع کرنے کا الزام لگانا شروع کر دیتے۔ بہت سے ہندو زمینداروں نے مسلمان کاشتکاروں پر اسی وجہ سے جرمانے کئے کہ وہ تحریک میں شامل نہیں ہو رہے تھے۔ گورنر فلر کا نظریہ تھا کہ ہندو مسلمانوں سے زیادتی کر رہے ہیں۔ کانگرس کے لیڈر یہ بھانپ نہ سکے کہ جس متحدہ بنگال کا نعرہ لے کر وہ اٹھے ہیں خود ان کا طرز عمل اسے نقصان پہنچا رہا ہے۔

(Britian and Muslim India by K.K. Aziz page 53-61)

رابندر ناتھ ٹیگور کا ماتم

چنانچہ خود ہندوؤں میں سے رابندر ناتھ ٹیگور جیسی پائے کی شخصیت اس بات کا ماتم ان الفاظ میں کرتی ہے:۔

''جب ہمارے مقررین میمن سنگھ میں مسلمان کسانوں کا دل جیتنے میں ناکام رہے تو وہ طیش میں آ گئے انہیں ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہیں آیا کہ انہوں نے کبھی مسلمانوں یا عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے خلوص کو ثابت نہیں کیا۔ اب جب وہ ہمارے خلوص کا اعتبار نہیں کر رہے تو ہم ان کو الزام نہیں دے سکتے۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کی خاطر نقصان اٹھا لیتا ہے لیکن یہ تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص اچانک غیب سے نمودار ہو اور کہے کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو اس بات کا امکان کم ہے کہ اسے ورثے میں کوئی حصہ مل جائے گا۔ ہمارے لوگوں کو ابھی معلوم ہی نہیں کہ وہی ہمارے بھائی ہیں اور ابھی تک ہمارا طرز عمل بھی ایسا نہیں کہ ہم یہ دعویٰ کر سکیں کہ ہمارے ذہنوں میں ان کے لئے برادرانہ جذبات جوش مار رہے ہیں''۔

(A History of the Idea of Pakistan by K.K.Aziz page 69)

کہتے ہیں کہ شاعر غیر حقیقی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت جو دلائل کے انبار لگائے جا رہے تھے وہ ٹیگور کے اس کھرے تجزیے کے سامنے ہیچ ہیں کتنی الجھی ہوئی بحث کا خلاصہ کتنے سادہ الفاظ میں بیان کر دیا گیا۔ جب فیصلہ کرنے والوں نے ٹیگور کو نوبل پرائز دیا تھا تو وہ ان کے حسن کلام سے بلاوجہ متاثر نہیں ہوئے تھے۔

جب فلر کو گورنر بنے ہوئے دس ماہ گزرے تو کچھ سکولوں نے پابندی کے باوجود احتجاج میں شرکت کی۔ گورنر نے سزا کے طور پر ان سکولوں کا یونیورسٹی سے الحاق ختم کر دیا۔ وائسرائے نے فلر کو سزا ختم کرنے کا کہا تو فلر نے احتجاج کے طور پر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ جسے خلاف توقع منظور کر لیا گیا۔ ہندوؤں نے فلر کے رخصت ہونے پر خوشیاں منائیں اور مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا۔ ڈھاکہ، الہ آباد، بمبئی، جمال پور اور لاہور میں احتجاجی جلسے ہوئے جن میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ فلر کو الوداع کرنے کے لئے ڈھاکہ میں ایک جذباتی تقریب منعقد کی گئی۔

مشرقی بنگال کے نئے گورنر

فلر منظر سے غائب ہوئے اور ہیر (Hare) مشرقی بنگال کے گورنر بنا دیئے گئے۔ نئے گورنر نے ابتدا میں ہی وائسرائے کو جو خفیہ رپورٹ بھجوائی اس میں لکھا کہ فلر کے حق میں جو جلسہ ہوا اس میں سات ہزار افراد شامل تھے اور جو جلسہ تقسیم کے خلاف ہوا اس میں تین ہزار افراد شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد بھجوائی گئی

رپورٹوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اس وقت برسر اقتدار طبقہ تقسیم بنگال کو ایک طے شدہ بات سمجھتا تھا اور اس کی منسوخی کا کوئی خیال ان کے ذہنوں میں موجود نہیں تھا۔

(Indian Muslims by Shan Muhammad Vol 1 page 119-120)

مہینے سالوں میں تبدیل ہوتے گئے، تقسیم پر 5 سال گزرنے کے بعد بھی بظاہر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہونے کے کوئی آثار نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ جو طبقہ اس تقسیم سے ناراض تھا حکومت ان کی دلجوئی کرتی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔

تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

1911ء میں نئے بادشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی ہندوستان میں ہونا قرار پائی۔ کئی ماہ کی مسلسل تیاری کے بعد تاجپوشی کی تقریب 12 دسمبر 1911ء کو کلکتہ میں منعقد کی گئی۔ اس میں سارے وہ انتظامات کئے گئے جو دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ کے شایان شان تھے۔ تاجپوشی کے بعد جارج پنجم اپنے خطاب کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور خود تقسیم بنگال کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ مشرقی بنگال کو پھر مغربی بنگال کے ساتھ ملا دیا گیا۔ تا کہ تمام بنگالی پھر ایک صوبے میں آ جائیں۔ اور بہار کے علاقے کو بنگال سے علیحدہ کر دیا گیا۔ چونکہ اس علاقے میں بنگالی قوم کے لوگ آباد نہیں تھے اس لئے اس سے ان کے جذبات کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا کہ ہندوستان کا دارالحکومت کلکتہ سے دہلی منتقل ہو جائے گا۔ یہ اعلان سب کو حیران کر گیا۔ خبر پورے ہندوستان میں یوں پھیلی جیسے جنگل میں آگ پھیلتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے الہام کے پانچ سال بعد جب کسی کو اس تبدیلی کا وہم و گمان بھی نہیں تھا یہ الہام پورا ہو کر ایک نشان بن گیا۔

یہ سب کیسے ہوا؟

روایتی طور پر تاجپوشی کے موقع پر بادشاہ کسی نہ کسی انعام یا مراعات کا اعلان کرتے ہیں۔ اب وہ زمانہ تو تھا نہیں کہ ایک آئینی بادشاہ خزانوں کے منہ کھول دیتا چنانچہ اہل ہندوستان کو خوش کرنے کے لئے یہی سوچا گیا کہ اس متنازع تقسیم کو ختم کر دیا جائے۔ اس وقت کے وائسرائے اور وزیر ہند نے اس تجویز کی حمایت کی اور بادشاہ کی دلچسپی نے اس فیصلے کو تیزی سے تکمیل تک پہنچا دیا۔ تاجپوشی تک اس خبر کو خفیہ رکھا گیا۔ ہندوؤں نے اس پر خوشیاں منائیں اور مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس فیصلے پر پرامن احتجاج کیلئے قرار دادیں پاس کی گئیں اور آہستہ آہستہ مسلمان مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے لگے۔ یہ اہل بنگالہ کی دلجوئی تو ہوئی تھی لیکن اندر سے بنگال کے دو طبقے ایک دوسرے سے اور بھی دور چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود کے الہام میں 'دلجوئی ہوگی' کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ کیونکہ اس فیصلے سے بات صرف دلجوئی تک ہی محدود رہی اور باوجود اس قدر فساد کرنے کے ہندو اس سے کوئی سیاسی فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ بہار کو علیحدہ کرنے سے ہندو اکثریت کا پہلو کم ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی حکومت کا مرکز کلکتہ سے دہلی منتقل ہوا۔ جب تک دارالحکومت کلکتہ میں تھا۔ اس وقت تک ہندو مکمل طور پر تمام مرکزی اداروں پر چھائے ہوئے تھے لیکن دہلی ایک ایسا شہر تھا جہاں پر روایتی طور پر مسلمانوں کا اثر و رسوخ کافی بہتر تھا۔ اور اس سے ان کی صورت حال میں بہتری آئی۔ اس سے بھی بڑھ کر اس واقعہ نے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنی شروع کیں۔ ان میں یہ شعور بیدار ہوا کہ اب وہ ہندو اکثریت کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں اور جب تک وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوتے ان کے حقوق محفوظ نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس پس منظر میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا اور نصف صدی کا سیاسی سفر طے کرنے کے بعد بالآخر پاکستان وجود میں آیا۔

جب یہ اعلان کیا گیا تو کرزن ہاؤس آف لارڈز کے رکن تھے۔ 21 فروری 1912ء کو انہوں نے اس فیصلے کے مختلف پہلوؤں پر گرفت کی۔ انہوں نے ایوان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تقسیم کے ایک ماہ کے بعد میں وائسرائے کے عہدے سے ہٹ گیا تھا۔ اسی سال دسمبر میں برطانیہ کی حکومت تبدیل ہوگئی تھی۔ اگر میرا فیصلہ اسی وقت منسوخ کر دیا جاتا تو مجھے افسوس نہ ہوتا لیکن نئی حکومت نے بھی اسے تسلیم کیا۔

انہوں نے اس ایوان میں بار بار کہا کہ وہ اور ان کے رفقاء کار اسے ایک طے شدہ بات سمجھتے ہیں۔ اور یہ جواب آپ کے افسران نے ہندوستان میں بار بار دہرایا۔ تو آخر خراب کیا ہو گیا تھا؟........''

(Indian Muslims by Shan Muhammad Vol 1 page 167)

کرزن کا حیرانی سے سوال پوچھنا کہ آخر کیا ہوا؟ یہ فیصلہ کیسے اور کیوں ہوا؟ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہی تھی اللہ تعالیٰ کے مامور کو جو خبر دی گئی تھی وہ پوری ہو کر رہنی تھی۔

ٹالسٹائے کا تاریخی ناول

مشہور روسی مصنف ٹالسٹائے (Tolstoy) کا مشہور ترین ناول جنگ اور امن (War and Peace) ہے۔ اس ناول کی خوبصورتی یہ ہے کہ کہانی کا تانا بانا تاریخی واقعات کے ساتھ بنا گیا ہے۔ اصل تاریخی واقعات ناول کا حصہ ہیں۔ اور ان پر بحث کی گئی ہے۔ اس ناول کے آخر میں ایک باب "The forces that move the nations" ہے۔ اس باب کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ مورخین عام طور پر بڑے تاریخی واقعات کو کسی بڑی شخصیت کے فیصلے یا کوشش کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ جب کہ درحقیقت ایسا نہیں ہوتا۔

ان کی وجوہات بہت گہری ہوتی ہیں۔ اس خطے کے لاکھوں کروڑوں کی آبادی کن حالات سے گزر رہی ہے؟ ان کے ذہنوں کا رخ کس طرف ہو رہا ہے؟ ان کی صلاحیتوں میں کیا بہتری یا تنزل پیدا ہو رہا ہے؟ ایسے بہت سے عوامل مل کر بڑے تاریخی واقعات کو جنم دیتے ہیں۔ برسر اقتدار طبقہ بھی اکثر تاریخ کے فیصلوں کے آگے اتنا ہی بے بس ہوتا ہے جتنا ایک عام انسان۔ بڑے تاریخی واقعات نے ہونا ہی ہوتا ہے چاہے کوئی بڑا آدمی ان کے متعلق فیصلہ کرے یا نہ کرے۔ وہ اب نہیں ہوں گے تو کل رونما ہو جائیں گے۔ یہی حال بنگال کی تقسیم کا تھا۔ وائسرائے کرزن کے فیصلے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ مشرقی بنگال کے کروڑوں مسلمان اپنے آپ کو مغربی بنگال کی اکثریت سے علیحدہ سمجھنے لگ گئے تھے۔ جب جارج پنجم نے دونوں صوبوں کو پھر سے ملا دیا تو یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے قریب نہیں آئے بلکہ اور دور چلے گئے۔ یہ خیال ہی بچگانہ ہے کہ ایک شاہی فرمان کے نتیجے میں کروڑوں کی آبادی جن کے دل آپس میں پھٹ چکے ہوں ایک دوسرے سے ہم آہنگی پیدا کر لیں گے۔ چنانچہ بالآخر جب 1947ء میں آزادی کا وقت آیا تو ایک بنگال کے سارے نعرے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ مشرقی بنگال نے علیحدہ ہو کر اپنی راہ لی اور مغربی بنگال نے ہندوستان میں شامل ہو کر اپنی راہ لی۔

مورخین کی عجیب وغریب آراء

اکثر مورخین اس واقع کی عجیب و غریب وجوہات بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ کرزن کی سوانح حیات کے مصنف Goradia تحریر فرماتے ہیں کہ کرزن کو اپنی بیوی میری سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ ہوا یہ کہ تقسیم بنگال سے قبل میری بیمار ہو گئیں۔ جان کے لالے پڑ گئے۔ چنانچہ لارڈ کرزن نے بنگال کے صوبے کو توڑ کر اپنا غصہ نکالا، پہلی بات یہ ہے کہ میری کی بیماری سے سالوں قبل اس تقسیم کا منصوبہ تیار کیا جا رہا تھا۔ اور خواہ مخواہ ساری بیل کرزن کے سر منڈھ دی جاتی ہے۔ یہ فیصلہ خالی وائسرائے کا نہیں بلکہ پوری سیاسی مشینری کی توثیق اس کیلئے درکار تھی۔ کیا ان سب وزراء، افسران کی بیویاں علیل ہو گئی تھیں۔

کچھ اور مبصرین تو قیاس آرائیوں کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا کہ کرزن تو بچپن سے شرارتی اور ضدی تھے۔ اپنے سکول میں بھی ان کی اساتذہ سے نہیں بنتی تھی، چنانچہ اسی کا وہ حوالہ دیتے ہیں اور جن کا ذکر اس مضمون کے آغاز میں کیا گیا ہے وہ پبلک سکول کی زندگی کا معمول ہیں۔ ان کو غلط کہا جائے یا صحیح سمجھا جائے، حقیقت یہی ہے کہ اکثر ذہین طلباء ان چھوٹی موٹی شرارتوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ کچھ اور مصنفین نے اور ہی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ دراصل کرزن کی کمر میں مستقل درد رہتا تھا۔ ساری عمر اس درد کے ساتھ کام کرتے ہوئے گزاری۔ آخر کسی تو غصہ نکالنا تھا چنانچہ یہ غصہ بنگالیوں پر نکالا۔ یہ بات مضحکہ خیز ہے کہ بجائے ایک شخص کی ہمت کی داد دی جائے الٹا یہ الٹے سیدھے نتیجے نکالے جا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تقسیم بنگال کا کرزن کی بچپن کی شرارتوں، کمر کی درد اور بیوی کی بیماری سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ تقسیم کی لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں جڑیں بنگال کی مٹی میں موجود تھیں۔ اور بالآخر تاریخ کے عمل نے اس فیصلے کی توثیق کی۔ یہ بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ کرزن کی سیاسی بصیرت وہ کچھ دیکھ رہی تھی جو دوسرے سیاستدان دیکھنے سے قاصر تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کی دیگر پیشگوئیاں

حضرت مسیح موعود کی بہت سی پیشگوئیاں جو ملکی اور بین الاقوامی حالات کے متعلق پوری ہوئیں، ان کے متعلق یہ بات واضح ہے کہ وہ واقعات نہ صرف اپنی ذات میں ایک تاریخی اہمیت رکھتے تھے بلکہ ان کے نتیجے میں ایسے واقعات کا تسلسل شروع ہوا جس نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا۔ مثلاً جب حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ایک مشرقی طاقت یعنی جاپان کا ظہور ہوا تو دنیا بھر کے مورخین متفق ہیں کہ اس کے نتیجے میں پورے ایشیا میں آزادی کی لہریں اٹھنے لگیں۔ جب زار اپنے حال زار کو پہنچا تو کیمونزم کا نظام ابھر کر دنیا کے سامنے آیا۔ جب حضرت مسیح موعود کے بہت سے الہامات کے مطابق پہلی جنگ عظیم ہوئی تو پوری دنیا کی سیاست تبدیل ہو گئی۔ جب سلطنت عثمانیہ کو زوال آیا تو بہت سے عرب ممالک آزاد ہو گئے اور خطے کی سیاست کے خدوخال مکمل طور پر بدل گئے۔ اسی طرح تقسیم بنگال کے واقعے نے ہندوستان کی سیاست کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا۔

چنانچہ خود کرزن کی سوانح حیات لکھنے والے تحریر کرتے ہیں:۔

''اس تقسیم نے ایک پنڈورا باکس کھول دیا۔ قومی تحریک کی زیر زمین قوتیں باہر آ گئیں۔ راتوں رات غیر جانبدار لوگوں کی بڑی تعداد سیاست میں حصہ لینے لگی۔ مسلمانوں کی رائے قومی دھارے سے علیحدہ ہو کر مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے لگی۔ قومیت اور علیحدگی پسند جذبات نے برطانوی قوت اور ہندوستان کے اتحاد کی جڑوں پر گہری ضربیں لگائیں''۔

(Lord Curzon by goradia page 211)

بقیہ صفحہ 5

سے ان ملاقاتوں کا تذکرہ کرتیں۔ خدا غریق رحمت کرے نہایت دعا گو خاتون تھیں۔

آپ کے خاوند محترم چوہدری سردار محمد صاحب کی وفات بھی 27 رمضان المبارک کے روز ہوئی تھی۔ اور آپ کی اہلیہ اور ہم سب کی آپا بھی 27 رمضان المبارک کے روز ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

تبصرہ کتب

شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف : محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل
پبلشر : قمر احمد محمود صاحب
ناشر : مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
صفحات : 101

خداتعالیٰ نے چودہ سو سال قبل بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے آسمانی آئین یعنی قرآن کریم نازل فرمایا جو انسانی کے شعبہ زندگی کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتا۔ ایک ایسے عالمگیر صحیفہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی تعلیمات قیامت تک کے علوم پر حاوی اور قابل عمل ہیں۔ اسی طرح خالق کائنات نے اپنی ابدی تعلیم جس عظیم ہستی پر نازل فرمائی وہ بھی ایسا عالی شان فرستادہ اور نبیوں کا سردار ہے۔ جس کی زندگی کے ہر عمل کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ قرآن کریم کی عملی تفسیر اور ایسے چراغ کی مانند ہے جو ہر تاریکی کو اجالے میں بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ایسا مبارک درخت ہے جس کے وجود کی سرسبز شاخیں کل عالم کو اپنے فیض سے معطر کرتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ایسے ان گنت پہلو اور لاتعداد واقعات ہیں جن کا احاطہ دنیا کی ضخیم کتابوں میں بھی سما نہیں سکتا۔ سیرت النبیؐ پر بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں جو تحقیق کے کئی میدانوں میں فائدہ مند اور قابل استعمال ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض قیمتی پہلوؤں کا مطالعہ ایک نشست میں کرنا چاہتا ہوں تو یہ اس کے لئے قدرے مشکل اور محنت طلب کام ہوگا۔ اس موقع پر اسے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہوگی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چمن سے اس طرح پھول چنے گئے ہوں کہ آنحضرتؐ کی زندگی کے باغ کا مکمل نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ زیر تبصرہ کتاب اس ضرورت کو پورا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت میں سے ایسے واقعات کا انتخاب کیا ہے جو آپؐ کے صحابہؓ نے بیان کئے جنہوں نے صاحب جلال و جمال کو اپنی ظاہری و باطنی آنکھوں سے دیکھا اور اس چشمہ رواں سے بھر بھر کر جام پئے اور دوسروں کو بھی پلائے۔

آنحضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی اس خوبصورت کتاب کے آغاز میں شاہ دوجہاںؐ کے بارے میں خالق کائنات کی گواہی موجود ہے کہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔ اور مکارم اخلاق کی تکمیل ہی آپ کی بعثت کی اصل غرض ہے۔ آنحضرتؐ کی کامیاب زندگی پر آپ کے غلام حضرت مسیح موعود کا خراج تحسین اس کتاب میں قابل ذکر ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ سیرت النبیؐ پر مشتمل واقعات کو اس انداز سے جمع کیا گیا ہے کہ قاری کی دلچسپی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔

کتاب میں درج ذیل عناوین کے تحت مختلف واقعات کو جمع کیا گیا ہے آغاز وحی، خداتعالیٰ کی محبت اور اطاعت، خشیت الٰہی، نماز با جماعت، تہجد و نوافل، رمضان اور نفلی روزے، محبت قرآن، توکل، دعوت الی اللہ، سچائی، امانت، مالی معاملات، قرض کی ادائیگی، حیا، ایثار، ایفائے عہد، عدل وانصاف، قربانیاں اور صبر واستقامت، شجاعت وعزم، صفائی اور پاکیزگی، عاجزی وانکساری، اپنے ہاتھ سے کام کرنا، حب الوطنی، شکرگزاری، سادگی، پاک زبان، تبسم و شگفتگی، وسعت حوصلہ، معلم اخلاق، خدمت والدین، ازواج سے سلوک، بچوں پر شفقت، حقوق ہمسایہ مہمان نوازی، مریضوں کی عیادت، غریبوں سے حسن سلوک، دشمنوں سے عفو و درگزر اور جانوروں کے لئے رحمت وغیرہ

مصنف اپنی کتاب کے تعارف ''دہلیز'' میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نوروں کا مجموعہ ہے۔ جس سے رنگارنگ شعاعیں پھوٹتی ہیں اور سیرت کے ہر واقعہ سے متعدد اخلاق کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ خوبصورت ٹائیٹل اور بہترین انداز میں طبع ہونے والی اس اہم کتاب میں بیان ہونے والے روح پرور واقعات صرف پڑھنے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ اپنی زندگی کو سنوارنے کا نسخہ بھی ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے لئے مہتمم اشاعت اور طباعت میں تعاون کرنے والی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد شکریہ کے مستحق ہیں۔

(ایف۔شمس)

شوق عبادت

ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام درپیش تھا۔ اس لئے عشاء کی نماز میں بہت تاخیر ہوگئی۔ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ سو گئے پھر کئی بار جاگے اور سوئے اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ آج دنیا میں تمہارے سوا کوئی دوسرا نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

(ابو داؤد۔ کتاب الصلوۃ باب فی وقت العشاء الآخرۃ)

ایک بزرگ اور دعا گو خاتون

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

مکرم آفتاب احمد صاحب

برسوں پہلے یہ بات کتابوں میں پڑھی تھی کہ ماں کی دعائیں مہد سے لحد تک اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور یہ کہ اس کی بہترین تربیت نہ صرف اپنے بچوں کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہے بلکہ آخرت میں خداتعالیٰ کے حضور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا موجب بھی ٹھہرتی ہے۔ آج ایک ایسی ہی فرشتہ سیرت ماں کا تذکرہ کرنا مقصود ہے، جس نے ساری زندگی بڑی محنت اور لگن سے اپنے بچوں کی پرورش کی۔ اور انہیں اپنی زندگی میں بامراد ہوتے دیکھا۔ یہ ذکر محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار محمد صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد کا ہے۔ جو قضائے الٰہی سے مورخہ 13 دسمبر 2001ء بمطابق 27 رمضان المبارک وفات پاگئیں۔ آپ فیصل آباد کے نامور سرجن پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر کی والدہ تھیں۔ آپ کی عمر 87 برس تھی۔ سب گھر والے آپ کو محبت سے ''آپا'' کہتے تھے۔ آپ نہایت سادہ طبیعت، منکسر المزاج اور معاملہ فہم خاتون تھیں نہایت دھیمے لہجے میں گفتگو کرتی تھیں۔ سب گھر والے اپنے خانگی امور مثلاً رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں خواہ ان کا تعلق آپ سے قریبی تھا یا دور کا۔ آپ سے مشورہ ضرور طلب کرتے تھے۔ اور پھر آپا بھی انہیں اپنے بہترین مشوروں سے نوازتی تھیں۔ ان کی تقریبات میں ان کی خوشی غمی میں شرکت کرتی تھیں۔ گویا آپ کی ذات ہر پہلو سے ایک وسیع خاندان میں مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ اس وقت آپ کی سیرت کی بہت سی باتیں میرے سامنے ہیں چند ایک کا ذکر اس مضمون میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہم لوگ ڈاکٹروں کے رویہ سے عموماً شاکی رہتے ہیں۔ یہ شکوے شکائتیں اس وقت اور بھی شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ جب ان کا مریض ہسپتال میں داخل ہو۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر جب الائیڈ ہسپتال کے شعبہ سرجری کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے۔ تو آپ کی مصروفیات کا یہ عالم تھا۔ کہ مریضوں کا جوم ہمہ وقت آپ کے اردگرد موجود رہتا تھا ساری ساری رات فون کی گھنٹی بجتی رہتی تھی۔ ایسے وقت میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ساتھ آپ کے گھر والوں کی مصروفیات بھی کچھ کم نہ ہوتی تھیں۔

دور سے آنے والے بعض احمدی احباب خصوصاً رشتہ دار وغیرہ اپنے مریض کو تو ہسپتال داخل کرا دیتے تھے۔ اور تیمارداروں کے قیام وطعام کی ذمہ داری ڈاکٹر صاحب کے اہل خانہ پر آن پڑتی تھی۔ ہم دیکھتے تھے کہ اکثر دوپہر کھانے پر ڈاکٹر صاحب کے گھر بسا اوقات آٹھ دس احباب موجود ہیں آپا ان سب کی دلجوئی کرتی تھیں۔ مالی اعانت کے ساتھ ساتھ ادویات وغیرہ سے اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد اس کے علاوہ تھی۔ ہر چند کہ خدمت خلق کے اس قابل رشک نمونہ میں آپا کی بہوؤں کا کردار مثالی تھا۔ تاہم مرکزی حیثیت آپا ہی کو حاصل تھی۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر کا ایک وسیع خاندان ہے۔ آپ اپنے اکثر عزیز واقارب خصوصاً غریب رشتہ داروں کو عیدالفطر، عیدالاضحی اور شادی بیاہ کی تقریبات میں نقدی اور ملبوسات وغیرہ بھجوانے کا انتظام کرتی تھیں۔ خدا نے دیا بھی بہت تھا۔ اور وہ اپنے رب کی ودیعت کردہ اس دولت کا بھرپور مظاہرہ کرتی تھیں۔

آپ کی زندگی کا سب سے اہم لیکن نہایت افسوسناک واقعہ آپ کے بیٹے چوہدری محمد اسلم ایکسین واپڈا کی عین نوجوانی میں وفات کا واقعہ ہے۔ اس جانکاہ صدمہ نے آپ کی زندگی پہ گہرا اثر ثبت کیا۔ لیکن آپ نے بڑے صبر اور حوصلہ سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ اسلم صاحب کی وفات کے وقت آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ کے علاوہ صرف ایک بیٹی تھی۔ جس کی عمر اس وقت صرف تین برس تھی۔ آپ نے ساری زندگی اپنی بہو اور پوتی کو اپنے سینے سے لگا کر رکھا۔

بہت کم لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ آپا ایک اچھی شاعرہ بھی تھیں۔ ہر چند کہ ان کی نظموں میں کہنہ مشق شاعروں والی بات تو نہ تھی۔ تاہم ان کی نظموں کا مرکزی خیال قادیان سے عقیدت، قادیان کو واپسی، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اپنے عزیز از جان بیٹے اسلم مرحوم کی یادوں پر مبنی ہوا کرتا تھا۔

خاکسار جمعۃ المبارک کے روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو خاکسار سے حالات حاضرہ کے بارہ میں، بیعتوں کی تعداد کے بارہ میں یا کسی اور جماعتی اعتبار سے اہمیت رکھنے والی بات کے بارہ میں نہایت دلچسپی سے پوچھا کرتی تھیں۔ پھر اس کے بعد اپنے کسی تازہ رویا یا نظم کو بڑی خوش الحانی سے سنایا کرتی تھیں۔ یہ نظمیں جو اکثر پنجابی زبان میں ہوتی تھیں۔ سناتے سناتے ان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی تھی۔ انہیں حضرت اقدس سے بے انتہا عقیدت و محبت تھی۔ آپ کو دو مرتبہ اپنے چھوٹے بیٹے محترم ڈاکٹر محمد اشرف جو برطانیہ میں جماعت احمدیہ برمنگھم کے صدر بھی ہیں کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سب گھر والوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے واسطے لندن بھی گئیں۔ ہمیشہ بڑی عقیدت

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33797 میں ثریا بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احاطہ لنگا چک نمبر 576 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2001-12-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی -/24000 روپے۔ 2- زیورات طلائی تحفہ وزنی 18 تولہ مالیتی -/90000 روپے۔ 3- تحفہ از بیٹا ایک لاکھ نقد -/100000 روپے۔ 4- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثریا بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین احاطہ لنگا چک نمبر 576 ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد حسین مسل نمبر 33544 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری اکبر علی پسر موصیہ

مسل نمبر 33798 میں عبدالحق مربی سلسلہ ولد محمود احمد قوم گجر پیشہ مربی سلسلہ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 275 ر ج-ب ضلع فیصل آباد حال خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2900 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالحق مربی سلسلہ چک نمبر 275 ر ج-ب ضلع فیصل آباد حال خوشاب گواہ شد نمبر 1 ساجد محمود بٹر ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد انس مربی ضلع وصیت نمبر 27531

مسل نمبر 33799 میں وسیم احمد بسراء ولد رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم معلم کلاس وقف جدید عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2001-11-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/930 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد بسراء اقامۃ الظفر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد ریحان وصیت نمبر 15127 گواہ شد نمبر 2 رانا ارشد محمود وصیت نمبر 30679

مسل نمبر 33800 میں عطاء القدوس ولد محمد اسلم قوم بوڑانہ پیشہ معلم اصلاح و ارشاد مقامی سال دوئم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2001-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/930 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء القدوس چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا حال محلہ دارالعلوم ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا ارشد محمود وصیت نمبر 30679 گواہ شد نمبر 2 محمد انور باجوہ 32439

سید حنیف احمد قمر صاحب

سید منور شاہ صاحب ۔ ایک سعادت مند احمدی

آٹھویں صدی ہجری میں سلطنت خوارزم سے سادات کے کچھ گھرانے ہجرت کر کے شہر گجرات کے نزدیک آباد ہوئے اور اس جگہ کا نام مدینہ رکھا جو بعد میں مدینہ سیداں کے نام سے مشہور ہوا۔ 1898ء میں ریٹائرڈ صوبیدار سید کرم شاہ صاحب کے ہاں سید منور شاہ صاحب پیدا ہوئے۔ جوان ہونے پر فوج میں بھرتی ہو گئے تا ہم پہلی جنگ عظیم کے بعد بڑے بھائی نے بیماری کی وجہ سے ڈسچارج کروالیا۔ اور زرعی اراضی واقع چک نمبر 116 جنوبی ضلع سرگودھا آ گئے۔

یہاں پر آپ کی دوستی سید علی اصغر شاہ صاحب سے ہوگئی جو ایک نیک، شریف اور پرجوش داعی الی اللہ تھے اور معین الدین پور گجرات سے تعلق رکھتے تھے۔ اب کیا تھا سید علی اصغر شاہ صاحب نے احمدیت کی دعوت اٹھتے بیٹھتے شروع کردی۔ آخر جب دلائل نے لاجواب کردیا تو نیک فطرت بولی کہ میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں دینی علم بھی واجبی ہے تا ہم اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو مجھے احمدی کرلیں۔ سید علی اصغر شاہ صاحب نے موقع غنیمت جانا اور کہا کہ آپ میرے ساتھ نماز تہجد ادا کیا کریں انشاء اللہ حق کھل جائے گا۔ گھر والے حیران کہ اس کو کیا ہو گیا ہے نمازیں تو ایک طرف اب تہجد بھی شروع کردی۔ تبدیلی مثبت تھی لہذا گھر والے خوش ہوئے۔ اب سید علی اصغر شاہ صاحب نے دعاؤں سے بھرپور تہجد شروع کردی اور گریہ وزاری کو انتہا تک پہنچا دیا۔ چند دن گزرے تو سید منور شاہ صاحب نے نماز تہجد سے قبل بتایا کہ آج رات خواب دیکھا ہے کہ ایک کشتی میں سوار ہوں جس میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں اور چاروں طرف پانی ہے کشتی پانی کی سطح سے اندازاً دو فٹ اونچی ہے کشتی میں ایک نورانی صورت بزرگ اچکن نما کوٹ پہنے کھڑے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے لہذا وضو کرلیں تاکہ نماز ادا کی جاسکے ان کا کہنا تھا کہ کشتی نیچے ہوگئی اور سب لوگوں نے وضو کرلیا۔ اس کے بعد نماز کی ادائیگی ہوئی اور معاً آنکھ کھل گئی۔ اتنا سن کر سید علی اصغر شاہ صاحب اندر تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو لے کر آئے۔ فوٹو دیکھ کر سید منور صاحب بے ساختہ کہنے لگے یہی تو وہ بزرگ ہیں۔ سید علی اصغر شاہ صاحب نے بتایا کہ یہی حضرت مرزا صاحب ہیں سید منور شاہ صاحب نے فوراً بیعت کا خط لکھوایا۔ سید منور شاہ صاحب کا بیعت کرنا ایک دھماکہ ثابت ہوا وہ جنہیں کلمہ بھی نہ آتا تھا اور بیت الذکر کا بھی منہ نہ دیکھا تھا وہ ڈنڈے لے کر چڑھ دوڑے کہ نمبردار مہرشاہ کا بھائی کافر ہوگیا۔ نوبت مارپیٹ تک آ گئی اس پر بڑے بھائی نمبردار مہرشاہ نے کہا کہ منور شاہ نے عقیدہ بدل لیا ہے جو ایک علمی بات ہے لہذا علم سے گفتگو ہونی چاہئے۔ اس معاملہ پر میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن اگر لڑائی کرنی ہے تو میں بھائی کے ساتھ ہوں کیونکہ والد کی وفات کے بعد میں نے اسے بیٹے کی طرح پالا ہے۔ اس کے قادیانی ہونے کا دکھ مجھے بھی ہے۔ اب مختلف علاقوں سے علماء آنے شروع ہوئے اور مناظرے شروع ہوگئے احمدیوں کی طرف سے سید علی اصغر شاہ صاحب اور کبھی سرگودھا اور کبھی قادیان کے علماء مناظرہ کرتے۔ اس مناظرہ بازی سے دو اور گھرانے احمدیت میں داخل ہوگئے اس پر مناظرے بند کرنے پڑے۔ سید منور شاہ صاحب نے احمدیت کے طفیل کبوتر بازی اور حقہ نوشی سے نجات حاصل کی۔ 1927ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر دستی بیعت کی اور اپنے بڑے بیٹے کی بھی بیعت کروائی۔

سید علی اصغر شاہ صاحب سے قرآن کا ترجمہ سیکھا۔ قرآنی اور احادیث کی دعائیں یاد کیں۔ ہر قسم کی آمدنی سے پہلے چندہ ادا کرتے اور پھر رقم گھر میں دیتے۔ آخر دم تک سید علی اصغر شاہ صاحب کی اولاد سے عزت و محبت سے پیش آتے۔ سرگودھا میں مکرم عبدالسمیع نون صاحب سے خاص محبت کا تعلق تھا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر خاص اہتمام کرتے اور جب مرکز ربوہ منتقل ہوا تو پھر کبھی ناغہ نہیں کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے خلافت سے قبل سے تعلق ہو گیا تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ گاؤں میں بیت الذکر تعمیر کروائی۔ لمبا عرصہ صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

اگست 1985ء میں بغیر کسی بیماری کے اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوگئے وصیت قادیان سے تھی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی ایک کثیر تعداد غیر احمدی احباب کی تشریف لائی اور ربوہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

آپ کے بڑے بیٹے کرنل (ریٹائرڈ) سید طالب حسین صاحب کچھ عرصہ ڈنمارک میں نائب امیر کے طور پر اور اب برمنگھم میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور پوتے سید خالد شاہ صاحب برمنگھم کے زعیم انصار اللہ ہیں۔ خاکسار سید حنیف احمد، مکرم منور شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔ بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے ایک پرلطف بات ہے کہ وہ تعلق جو احمدیت نے سید منور شاہ صاحب اور سید علی اصغر صاحب کے درمیان باندھا تھا اب رشتہ داری میں بدل گیا ہے کیونکہ میری اہلیہ سید علی اصغر شاہ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی نیک عادات کا ورثہ ہمارے وجودوں میں جاری کرے اور انکی نیکیاں قائم رکھے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مربی مغربی افریقہ و ماریشس تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ محترم ملک رفیع احمد صاحب آف ٹوکیو جاپان لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ محمودہ بشارت صاحبہ اہلیہ محترم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم واقف زندگی (سابق مینیجر نصرت آرٹ پریس) کو مورخہ 16 فروری کو سٹروک (Stroke) ہوا تھا۔ اب لگاتار بے ہوشی کی کیفیت ہے اور ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ دماغ میں مکمل سوجن ہو چکی ہے جو کام نہیں کر رہا۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو معجزانہ رنگ میں کامل شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم شاہد محمود احمد صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی دادی محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب ساکن نصیر آباد ربوہ مورخہ 23 فروری 2002ء کو بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ 24 فروری 2002ء بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

✿ احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

1۔ اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں۔

2۔ ولادت وفات، بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

3۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں۔

(ایڈیٹر الفضل)

نکاح و تقریب رخصتانہ

✿ مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ ولد مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فریال صباء صاحبہ بنت مکرم تنویر احمد صاحب تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 4 جنوری 2002ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ رخصتی کے موقع پر مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ مورخہ 7 جنوری 2002ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ مکرم جری اللہ راشد صاحب مکرم احمد علی صاحب کے پوتے اور مکرم بابا نتھو صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں۔ اور مکرم عطاء اللہ درویش آف کنری کے نواسے ہیں۔ مکرمہ فریال صباء صاحبہ مکرم صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) برکت علی صاحب کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

اعلان دارالقضاء

(مکرم نعیم اللہ جاوید صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم سلیم اللہ صاحب)

✿ مکرم نعیم اللہ جاوید صاحب وغیرہ ورثاء مکرم سلیم اللہ صاحب ساکن مکان نمبر 20/15 محلہ دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 20/15 دارالیمن شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ اس میں سے 5 مرلہ رقبہ مکرم نعیم اللہ جاوید صاحب کے نام اور باقی رقبہ دیگر ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ ناصرہ مقصود صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ زاہدہ منصورہ صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ شاکرہ روبینہ صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم کلیم اللہ طاہر صاحب (بیٹا)
(5) مکرم فہیم اللہ شاہد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم نسیم اللہ ککو صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ ساجدہ ملیحہ صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ خالدہ بشارت صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرم نعیم اللہ جاوید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعرات 28 فروری غروب آفتاب: 6-07
☆ جمعہ یکم مارچ طلوع فجر: 5-13
☆ جمعہ یکم مارچ طلوع آفتاب: 6-34

امریکہ سے تعاون جاری رہے گا صدر مملکت جنرل مشرف نے ایک مرتبہ پھر امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ بھارت پر سرحدوں سے اپنی فوجوں کی واپسی کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے کیونکہ سرحدوں پر بھارتی فوج کے بڑھتے ہوئے اجتماع کی وجہ سے خطے میں امن کو شدید خطرات ہیں۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے پاکستان امریکہ سے تعاون جاری رکھے گا۔

راولپنڈی میں فرقہ وارانہ دہشت گردی 10 ہلاک راولپنڈی میں پیرودھائی کی مسجد شاہ نجم میں تین دہشت گردوں نے اچانک گھس کر نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے دس افراد جاں بحق اور 12 زخمی ہو گئے واضح رہے کہ صدر مشرف کی 12 جنوری کی تقریر کے بعد یہ دہشت گردی کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔

لاہور آنے والی کوچ کی آئل ٹینکر سے ٹکر 16 ہلاک کوئٹہ سے لاہور آنے والی کوچ آئل ٹینکر سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں 16 افراد ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔

کوئی پیشرفت نہ ہو سکی پولیس نے امریکی صحافی ڈینئل پرل کی لاش کی تلاش کا دائرہ پنجاب تک وسیع کر دیا ہے۔ لیکن تا حال اس کا محور کراچی شہر ہے جہاں سے وہ لاپتہ ہوا تھا کیونکہ سخت حفاظتی انتظامات کے باعث امریکی صحافی کا شہر سے باہر جانا ناممکن تھا۔ لیکن اس تلاش بسیار کے بعد بھی کوئی پیشرفت نہ ہو سکی۔

ڈیموں کے لیول مزید گر گئے دریاؤں میں کمی کے باعث ڈیموں کے لیولز مزید گر گئے ہیں۔ تربیلا میں 5 مارچ تک جبکہ منگلا میں 10 مارچ تک پانی ختم ہو جائے گا۔

سات نجی تعلیمی اداروں کو ڈگری جاری کرنے کا اختیار پنجاب کابینہ نے صوبے میں یونیورسٹی سطح کے سات پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو ڈگری جاری کرنے کا اختیار دینے کی منظوری دے دی ہے۔ جن سات اداروں کو ڈگری جاری کرنے اپنا امتحان لینے اور سلیبس بنانے کا اختیار دیا گیا ہے ان میں انسٹیٹیوٹ آف لاہور، یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب، انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، سید علی ہجویری انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ مینجمنٹ سائنسز لاہور، نیشنل کالج آف بزنس اینڈ ٹیکنالوجی اکنامکس لاہور، انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز لاہور اور امپیریل کالج آف بزنس لاہور شامل ہیں۔

احتساب عدالتوں کے 5 جج ہائیکورٹ کے جج بنا دیئے گئے صدر مملکت نے پنجاب کی پانچ احتساب عدالتوں کے ججوں کو دو سال کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے مطابق احتساب عدالتوں کے جن ججوں کو لاہور ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے ان میں پرویز احمد اٹک، چوہدری افتخار حسین لاہور، فرخ لطیف اٹک، سید سخی حسین بخاری راولپنڈی اور رستم علی ملک راولپنڈی شامل ہیں۔

ہماری امن کی خواہش کو کمزوری سمجھنا غلطی ہوگی پاکستان نے مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تنازعات کے پرامن حل کے لئے بھارت کی طرف سے بالآخر مذاکرات پر آمادگی کی امید ظاہر کرتے ہوئے نئی دہلی پر واضح کیا ہے کہ اگر امن کے لئے پاکستان کی خواہشات کو کمزوری سمجھا گیا تو یہ بھارت کی سنگین غلطی ہوگی۔

پاکستان کے لئے ایک ارب ڈالر کا قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک اس سال پاکستان کو ایک ارب ڈالر کے قرضے دے گا جن کا مقصد کیپیٹل مارکیٹ میں اصلاحات اور ڈی سنٹرلائزیشن کی تجاویز کو جاری رکھنا ہے

پاکستان کی چودہ رکنی کرکٹ ٹیم کا اعلان 6 مارچ سے قذافی سٹیڈیم لاہور میں ایشین ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل کے لئے پاکستان کی چودہ رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وسیم اکرم اور سعید انور کو ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ فائنل سری لنکا کے خلاف کھیلا جائے گا۔

بابری مسجد کی جگہ رام مندر بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کے مسئلہ پر زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ اجلاس جمعرات تک ملتوی کر دیا گیا۔ ہزاروں انتہا پسند ہندو رام مندر کی تعمیر کے لئے ایودھیا پہنچ گئے ہیں۔ حکومت نے سنٹرل ریزرو پولیس فورس کی 20 کمپنیاں علاقہ میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے بھیج دی ہیں۔ نیز نیم فوجی دستے بھی بھیجے جا رہے ہیں۔

عراق پر حملے کی حماقت اقوام متحدہ کے سیکرٹری

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
سفوف فشار۔ حب فشار
ہائی بلڈ پریشر مؤثر طور پر کنٹرول کرتا ہے
اطباء بھی اعتماد کے ساتھ پریکٹس کر سکتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

جنرل کوفی عنان نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ عراق پر حملے کی حماقت نہ کرے۔ لندن میں برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر سے ملاقات کے بعد اخبارنویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام مہذب ملکوں نے دہشت گردی کے خلاف مہم میں امریکہ کا ساتھ دیا۔ عراق پر امریکی حملے کو کسی صورت میں دانشمندانہ نہیں کہا جائے گا

عراق کے ساتھ مذاکرات اقوام متحدہ عراق کے ساتھ مذاکرات پر رضامند ہوگئی ہے۔ کوفی عنان 7 مارچ کو عراقی وفد سے بات چیت کریں گے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اسلحہ انسپکٹروں کا معاملہ سرفہرست ہوگا۔ امریکی حکومت نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مذاکرات ہماری شرائط پر ہی ہو سکتے ہیں۔

10 لاکھ جانوروں کی قربانی عیدالاضحیٰ کے تین ایام میں کم و بیش دس لاکھ جانور مسلمانوں نے اللہ کی راہ میں قربان کئے قصابوں میں اکثریت مصری اور شامی باشندوں کی تھی۔

ایران افغان معاہدہ دہشت گردی اور منشیات کے خلاف حکومت ایران اور افغانستان کی عبوری حکومت کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔ حامد کرزئی نے ایرانی پارلیمنٹ سے خطاب کیا۔ اور 20 لاکھ افغان پناہ گزینوں کی میزبانی پر ایرانی عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

افغانستان میں فوج نہیں بھیجیں گے پاکستان میں تعینات روس کے سفیر نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ماضی کے زخم ابھی تازہ ہیں ہم روسی فوج افغانستان نہیں بھیجیں گے۔ افغانستان میں سوویت فوج کشی کا فیصلہ غیر دانشمندانہ اور غلط اقدام تھا اس لئے جو تباہی ہوئی اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے معافی کے طلبگار ہیں۔ اب افغانستان میں صرف تعمیری کاموں میں حصہ لیں گے۔

ماڈرن کاہلوں موٹرز

مین سرگودھا روڈ ربوہ

شوروم۔ ورکشاپ سروس اسٹیشن میں مندرجہ ذیل کام کئے جاتے ہیں

(1) کاروں کی مرمت	(2) کاروں اور ٹریکٹروں کی سروس
(3) نئی اور پرانی کاروں کی خرید و فروخت	(4) عنقریب ڈینٹنگ پینٹنگ
(5) عنقریب ٹریکٹروں کی ورکشاپ شروع کی جائیگی۔	(6) نئی کاریں ٹویوٹا کرولا ڈائے ہاٹسو (کورے) مہران کاریں نقد اور آسان قسطوں پر دستیاب ہیں
(7) عنقریب سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہونگے۔	(9) خوش اخلاق عملہ۔ آپ کی عزت ہماری عزت
(8) مناسب دام لے کر بہتر کام کرتے ہیں	

چوہدری منصور کاہلوں۔ فون 04524-214514

سچی بوٹی کی گولیاں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

سرکن اور اپھارہ

کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون آفس 213156 فون سیلز 211047

SHARIF JEWELLERS

RABWAH ☎ 212515

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

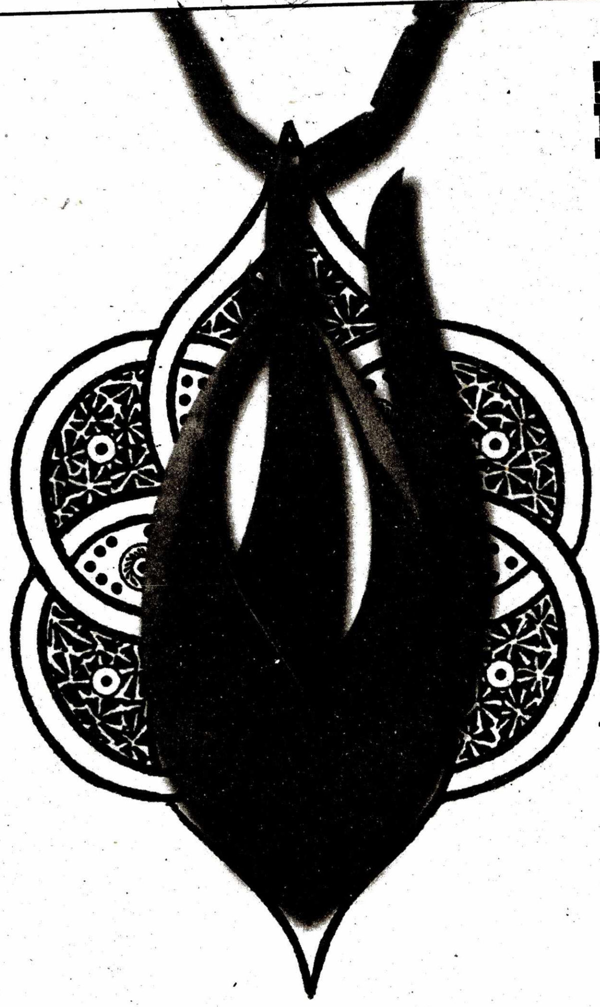

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174